بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
زیر ادارت یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
ربوہ
جلد ۷۱/۳۶ | بدھ ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ ۱۵ تبوک ۱۳۶۱ ہش ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۰۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۱۴ تبوک ستمبر: حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت شدید کمزوری اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ اس وقت کمزوری اتنی بڑھ گئی ہے کہ بات کرنا بھی مشکل ہے۔

احباب کرام سے دعا کی خصوصی تحریک کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو اپنے فضل سے صحت بخشے اور شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

مسجد بشارت پیدرو آباد سپین کے افتتاح کی مزید تفاصیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستقبل میں دنیا کی واحد امید اسلام ہوگا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

جماعتِ احمدیہ کے بانی نے دنیا بھر کو پیار کے ذریعے اسلام کیلئے فتح کرنے کا طریقہ چنا ہے

مسجد بشارت پیدرو آباد سپین کے افتتاح کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

سپین کے پریس، ریڈیو اور ٹی وی میں مسجد کے افتتاح اور حضور کے دورہ کا وسیع پیمانے پر چرچا

پیدرو آباد: ۱۴ تبوک ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے سات سو سال بعد سپین میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا باضابطہ افتتاح کرتے ہوئے اعلان فرمایا ہے کہ اسلام دنیا بھر میں برابری اور انصاف کے اصولوں پر مبنی ایک عالمی نظام قائم کرنے پر زور دیتا ہے جس میں انسان کی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام ہو۔

پیدرو آباد سے بذریعہ ٹیلیکس حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کی مرسلہ افتتاح کی تفاصیل میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو بروز جمعہ قرطبہ سے ۴۲ کلومیٹر دور میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر واقع قصبہ پیدرو آباد میں ساڑھے چار ہزار سے زائد احباب وخواتین کے مجمع سے، جن میں ڈھائی ہزار اسپینش احباب تھے، خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام دلوں کو پیار اور بھائی چارے کے ذریعے جیتنے پر

(باقی صفحہ ۸ پر)

غانا میں مجلس نصرت جہاں کے ہسپتالوں اور سکولوں کے بارہ میں خوشکن اطلاعات

حکومتِ غانا نے نصرت جہاں اکیڈمی کو ٹیچر ٹریننگ کالج بنانے کی منظوری دے دی

احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا میں ایک نئی عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا

اسکورے ہسپتال میں نئے وارڈ کا سنگِ بنیاد۔ اکروفوم میں ایک نیا ہسپتال کھولنے کی منظوری

مکرم امیر صاحب غانا اور مکرم پرنسپل صاحب نصرت جہاں اکیڈمی "وا" نے یہ خوشکن اطلاع بھجوائی ہے کہ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۲ء محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر جنرل۔ ڈائریکٹر برائے منصوبہ بندی۔ ڈائریکٹر برائے افرادی قوت۔ صوبائی ڈائریکٹر تعلیم اور دیگر افسران پر مشتمل ایک ٹیم بالائی سرحدی صوبہ میں گورنمنٹ سیکنڈری سکولوں کے دورہ پر آئی اس پروگرام میں پرائیویٹ ادارے شامل نہ تھے، لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس سکول کی کارکردگی کا شکریہ وفد نصرت جہاں اکیڈمی "وا" بھی آیا۔

سکول کے سٹاف اور جماعت احمدیہ کے سرکردہ افراد نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس کے بعد مہمان ہال میں تشریف لائے اور اساتذہ وطلبہ سے خطاب کیا۔ دوران خطاب انھوں نے جماعت احمدیہ کی طبی اور تعلیمی میدان میں شاندار خدمات کو سراہا۔ پھر سکول کی چھ مختلف عمارتوں۔ کلاس

باقی صفحہ ۸ پر

.. عاجز کچھ عرصہ سے عرق النساء کی درد میں مبتلا ہے۔ گو پہلے سے قدرے افاقہ ہے مگر درد ابھی پوری طرح دور نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(عطاء اللہ گیانی۔ منیجر الفضل ربوہ)

مکرم محترم چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹیفک سٹور لاہور ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے شفا کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ ان کے سب ہم وغم دور فرمائے۔ آمین۔

(صلاح الدین۔ لاہور)

میری اہلیہ بسم اللہ بیگم کئی روز سے بیمار چلی آرہی ہے اب سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے۔ طبیعت میں نمایاں بہتری نہیں ہو رہی احباب کرام سے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مسٹر عطاء اللہ ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول طل دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

- میرا بیٹا عزیزم عبدالرفیق آصف جو نائیجیریا گیا تھا اور تقریباً سوا سال وہاں قیام کے بعد بوجہ بیماری واپس آگیا ہے آجکل بستر علالت پر ہے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے ان کی کامل صحت یابی کی دعا کی درخواست ہے۔

(احمد دین کارکن نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ)

- پیارے آقا حضور ایدہ اللہ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو بیٹے سے نوازا ہے الحمد للہ۔ نومولود مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری انچارج ادارۃ المصنفین ربوہ کا پوتا حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا پڑپوتا اور حضرت حکیم یوسف علی خانصاحب بانی دواخانہ مفرح حیات لاہور کا نواسہ ہے۔ نام محمد داؤد ثانی تجویز ہوا ہے۔ احباب کرام سے اس کی درازی عمر خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لیے درخواست دعا ہے۔

(محمد یوسف بقاپوری، پلاننگ کمیشن اسلام آباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۳ بابت ۵ اگست تا ۷ اگست ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی اوسلو میں دینی اور جماعتی مصروفیات

پریس کانفرنس سے خطاب - استقبالیہ تقریب میں اوسلو کی معزز شخصیتوں کیساتھ علمی موضوعات پر تبادلۂ خیالات

خطبہ جمعہ - ناروے کی پہلی مجلس شوریٰ سے خطاب - تربیتی تبلیغی اور مالی امور سے متعلق اہم ارشادات

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس عاملہ سے اجتماعی ملاقاتوں کے دوران ہر دو تنظیموں کی کارگذاری کا جائزہ

مجلس ارشاد میں احباب جماعت کے دینی اور علمی سوالات کے تفصیلی جوابات

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

اوسلو میں قیام کا چھٹا دن

۵ اگست ۱۹۸۲ء کا دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اوسلو میں قیام کا چھٹا دن تھا۔ دفتری مصروفیات کے علاوہ اُس روز حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ مزید برآں جماعت احمدیہ اوسلو کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت فرما کر اور اوسلو کی بعض اہم شخصیات کے ساتھ اہم دینی، معاشرتی اور انسانی مسائل پر تبادلۂ خیالات فرما کر اسلامی تعلیم کی فضیلت ان پر واضح فرمائی اور غلبۂ اسلام کے آسمانی وعدوں کی رو سے درمیانی زمانوں میں پیش آنے والے ہولناک ابتلاؤں کے باوجود نوعِ انسانی کے تابناک مستقبل پر روشنی ڈالی۔ اُس روز کی مصروفیات کی کس قدر تفصیل ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

پریس کانفرنس سے خطاب

صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمانے اور دفتری امور کی انجام دہی اور بعض ضروری ملاقاتوں میں مصروف رہنے کے بعد گیارہ بجے قبل دوپہر حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس اوسلو کی لائبریری میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد، عالمی سطح پر اس کی مذہبی اور فلاحی سرگرمیوں نیز اسلام اور نوعِ انسانی کے مستقبل سے متعلق اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ چونکہ سکنڈے نیوین ممالک میں انگریزی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے اس لئے پریس کانفرنس میں گفتگو زیادہ تر انگریزی میں ہوئی تاہم بوقت ضرورت مبلغ انچارج ناروے مشن مکرم کمال یوسف صاحب اور جماعت احمدیہ ناروے کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم نور احمد صاحب بولتا و حضور کے ارشادات کا ناروجین زبان میں ترجمہ کر کے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

جماعت احمدیہ اور دوسرے مسلمانوں کے مابین عقائد کے اختلاف سے متعلق سوال کے جواب میں حضور نے علی الخصوص مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارہ میں نہ صرف دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بلکہ عیسائیوں کے ساتھ اختلاف کا تفصیل سے ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا مسیحؑ کی آمد ثانی کے متعلق دوسرے مسلمانوں اور عیسائیوں میں اشتراک پایا جاتا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ اس بارہ میں دونوں کے نظریات سے مختلف ہے۔ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تین دن مردہ رہنے کے بعد جی اُٹھے اور زندہ ہی آسمان پر چلے گئے اور اب وہ آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہوں گے اور تمام نوعِ انسانی کو عیسائیت پر متحد کر دکھائیں گے یہودی مسیح علیہ السلام کو صلیب پر مار کر آپ کو جھوٹا نبی ثابت کرنا چاہتے تھے کیونکہ تورات میں لکھا ہے کہ جو صلیب پر مرے وہ ملعون ہوتا ہے عیسائی مسیح کی صلیبی موت کو تسلیم کر کے یہودیوں کی ایک رنگ میں تائید کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے اس کے بالمقابل دوسرے مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیب نہیں دیئے گئے ان کی بجائے یا ان کے دھوکے میں ایک اور شخص کو جو سرے سے ملزم تھا ہی نہیں صلیب دی گئی اور مسیح علیہ السلام اپنا مشن پورا کئے بغیر زندہ آسمان پر اُٹھا لئے گئے اور اب وہ آخری زمانہ میں نبی اللہ کی حیثیت سے دوبارہ نازل ہوں گے اور اپنا مشن پورا کریں گے۔ برخلاف اس کے جماعت احمدیہ قرآن مجید اور خود انجیل کے بیان کی رو سے یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ مسیح علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بیہوشی کی حالت میں صلیب پر سے زندہ اُتارے گئے اور زخموں کے اندمال اور صحت کی بحالی کے بعد انہوں نے دوسرے نبیوں کی طرح فلسطین سے کشمیر کی طرف ہجرت کی کیونکہ خود ان کے اپنے بیان کی رو سے ان کا اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف ہجرت کرنا ضروری تھا۔ وہ گمشدہ قبائل کشمیر اور افغانستان میں آباد تھے اور حالیہ تحقیق کی رو سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اُن قبائل کو راہِ راست پر لا کر طویل عمر پانے کے بعد مسیح علیہ السلام نے طبعی موت سے وفات پائی اور کشمیر میں مدفون ہوئے۔ ان کا مقبرہ آج بھی وہاں موجود ہے مسیح کی آمد ثانی کے متعلق انجیل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں جو پیشگوئیاں کی گئی ہیں ان کی رو سے آخری زمانہ میں مسیح علیہ السلام کے ایک مثیل نے آپ ہی کی خوبی لے کر مبعوث ہونا تھا اور دنیا کو ہدایت اور راستی پر متحد کر دکھانا تھا۔ جماعت احمدیہ اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ مثیل مسیح بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں۔ مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی لائی ہوئی دائمی شریعت کے تابع ایک غیر شرعی نبی ہیں۔ نوعِ انسانی آپ کے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دینِ واحد پر متحد ہوگی اور وہ دین واحد اسلام ہی ہے کوئی اور مذہب نہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا دوسرے مسلمان آپ کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں حضور نے فرمایا کوئی ہمیں مسلمان تسلیم کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مسیح علیہ السلام کی آمد اوّل کے وقت انہیں ان کی اپنی قوم نے کب تسلیم کیا تھا جو کچھ ان کے ساتھ ہوا اگر وہی سلوک ہمارے ساتھ بھی ہو تو اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے اگر آج ہمیں مسلمان تسلیم نہ کیا جائے یا بعض جگہ تسلیم نہیں کیا جاتا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے وقت آتا ہے کہ ہمیں مسلمان تسلیم کیا جائے کیونکہ نوعِ انسانی کا دینِ اسلام پر ہمارے ذریعہ متحد ہونا مقدر ہے۔

اس پر اخبار نویس نے سوال کیا کہ کیا آپ کی جماعت کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے حضور نے جواب میں فرمایا الہٰی جماعتوں کو ایسے حالات کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے عیسائیوں کے ساتھ بھی ابتداء میں یہی کچھ ہوا تھا۔ مسلسل تین صدیوں تک عیسائیوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ لیکن کیا ان مظالم کی وجہ سے عیسائیت پنپ نہ سکی اندر ہی اندر ذہنوں میں انقلاب آتا رہا اور تین صدیاں گزرنے کے بعد ۳۰۹ عیسوی میں پوری سلطنتِ روما عیسائی ہو گئی اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ ہم پُرتشدد مخالفت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہم اصولوں پر عمل کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے اور اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ اصول ہی غالب آئیں گے اس سوال پر کہ کس ملک میں آپ کی پُرتشدد مخالفت زیادہ کی جاتی ہے حضور نے فرمایا۔ پُرتشدد مخالفت کسی بھی ملک میں ہو سکتی ہے مخالفت ہمیں خدمت کے راستہ سے نہیں ہٹا سکتی یورپ میں بھی جہاں فی الوقت ہماری پُرتشدد مخالفت نہیں کی جاتی ایسا ہو سکتا ہے۔ جب تک اُنہیں ہمارے عقائد اور نظریات سے اپنے اندازِ زیست کے لئے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا وہ روادار بنے ہوئے ہیں۔ جونہی اُنہیں اسلامی نظریات کے پھیلاؤ سے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثقافت کے لئے خطرہ محسوس ہوا وہ بھی پُرتشدد مخالفت پر اتر آئیں گے اس لئے یہ امر کہ ہماری کہاں مخالفت زیادہ ہے اور کہاں کم ہے یا ہے ہی نہیں ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے کہیں کم اور کہیں زیادہ جہاں کم ہے وہاں پر بھی آگے چل کر شدّت پکڑ سکتی ہے۔

سوال کیا گیا کہ دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے۔ حضور نے فرمایا ہم تبلیغ میں مصروف ہیں اور دنیا بھر میں ہر جگہ ہی لوگ احمدی ہو رہے ہیں اس لئے صحیح تعداد بتانا تو مشکل ہے۔ تاہم میرے پیش رو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک کروڑ کا سرسری اندازہ لگایا تھا۔ اب تعداد اس سے بھی زیادہ ہو چکی ہوگی۔ فرمایا اخبار نویس نے پوچھا یورپ میں اب تک کتنے لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں یورپ میں بہت کم لوگ احمدی ہوئے ہیں اور ابھی اُن کی تعداد چنداں قابلِ لحاظ نہیں ہے لیکن ہم اپنی طاقت کا مدار تعداد پر نہیں رکھتے بلکہ ایمان اور اخلاص پر رکھتے ہیں ایسے صاحب ایمان مخلص وفا شعار اور سراپا ایثار خواہ چند ہی ہوں وہ طاقت کا نہایت موثر ذریعہ ہوتے ہیں اور بالآخر غالب آکر رہتے ہیں اس مرحلہ پر حضور نے جماعتِ احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ مکرم نور احمد صاحب بولستاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا آج اس ملک میں یہی مع اپنی فیملی کے نارویجین احمدی ہیں۔ آج یہ ایک اور اکیلے ہیں لیکن مستقبل اس امر کا ثبوت فراہم کرے گا کہ یہ "ایک" ہی اپنے ہموطن تمام نارویجین باشندوں کے دلوں کو فتح کرے گا اور انہیں احمدیت کا حلقہ بگوش بنانے کا موجب ثابت ہوگا۔

اس سوال پر کہ ناروے اور اہلِ ناروے کے متعلق آپ کے کیا تاثرات ہیں، حضور نے فرمایا مجھے ناروے کا ایک وسیع علاقہ دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں عینی مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ناروے دنیا کے خوبصورت ترین ممالک میں سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے قدرتی حُسن سے مالا مال کرنے میں بہت فیاضی سے کام لیا ہے۔ قدرتی حسن کے ہر منظر میں مجھے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے بڑے ہی حسین جلوے نظر آئے اور میں خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد کرتا رہا۔ ہر دلکش منظر مجھے خدا کی طرف لے گیا اور میں اس کے حضور سجداتِ شکر بجا لایا۔ لیکن اہل ناروے کی حالت دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا ہے وہ اُس سطحی حسن پر تو جس سے ان کی سرزمین مالا مال ہے سو جان سے فدا ہیں لیکن اُس ذات بے ہمتا سے جو ہر حُسن کا سرچشمہ ہے سراسر غافل ہیں اور اُس سے دُور سے دُور تر ہوتے جا رہے ہیں مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اہلِ ناروے اللہ تعالیٰ کی عطائے بے حساب پر ناشکری کے مرتکب ہو کر اپنے آپ کو اپنے پیدا کرنے والے کی نگاہ میں مجرم بنا رہے ہیں۔"

ایک سوال یہ بھی ہوا کہ یورپ کے ملکوں نے تو ویلفیئر سٹیٹ کی شکل میں اپنے عوام کی معاشی ضروریات پوری کرنے میں بہت کچھ کیا ہے اسلامی معاشی نظام کی رو سے اس بارہ میں آپ کے کیا نظریات ہیں اور اس میدان میں آپ کی جماعت کیا کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا ہر قوم کا معاشرتی ڈھانچہ (Social Structure) اس کے معاشرتی فلسفہ (Social Philosophy) پر مبنی ہوتا ہے۔ اسلام کا اپنا ایک معاشرتی فلسفہ ہے جس میں جسم اور روح دونوں کی ضروریات کو یکساں اہمیت دی گئی ہے اس کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ سردست میں ان تفصیلات کو چھوڑتے ہوئے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ویلفیئر سٹیٹ کا نظریہ جسمانی ضروریات تک محدود ہوتے ہوئے ہمہ گیر نہیں ہے۔ ہر چند کہ جماعتِ احمدیہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے تاہم اوّل تو یہ خالصتہً ایک مذہبی جماعت ہے دوسرے کہیں بھی اسے یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اسلام کی سوشل فلاسفی کو پوری جامعیت کے ساتھ نافذ کر سکے اس لئے اس میدان میں اُس کی کوششیں خدمتِ انسانیت تک محدود ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم اپنے محدود وسائل کے مطابق لوگوں کی معاشی مشکلات اس رنگ میں دور کریں کہ ان کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو اور انسانی شرف پر کوئی آنچ نہ آنے پائے کیونکہ اسلام نے عزتِ نفس اور انسانی شرف پر بہت زور دیا ہے ہم حتی المقدور خدمت کرتے وقت انسان انسان میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔ یہ سُن کر رپورٹر نے عرض کیا اس بارہ میں آپ کے وہی نظریات ہیں جو عیسائیوں کے ہیں حضور نے فرمایا سوال صرف نظریات کا نہیں ہے نظریات ایک دوسرے سے مشابہ ہونے کے باوجود مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ اصل سوال عملی نمونہ کا ہے ہم اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے عملی نمونہ پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آخری سوال انسانیت کے مستقبل کے بارہ میں تھا۔ نامہ نگار نے دریافت کیا کہ آپ کی نگاہ میں انسانیت کا مستقبل روشن ہے یا تاریک؟ حضور نے فرمایا انسانیت کا مستقبل میرے نزدیک ایک حد تک تاریک اور بڑی حد تک تابناک ہے تاریک ان معنوں میں ہے کہ انسانیت اپنے پیدا کرنے والے سے دور ہو کر تباہی کے قریب جا پہنچی ہے تباہی تو آئے گی اور وہ ہوگی بھی بہت ہولناک لیکن انتہائی ہولناک تباہی کے باوجود انسانیت بچے گی ضرور، مکمل تباہی کا شکار نہیں ہوگی خدائی پیشگوئیوں کے پیش نظر ہم اپنے سی پوری کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا کو آگاہ کریں کہ نہایت ہولناک دن سر پہ ہیں ایسی ہولناک تباہی آئے گی کہ قرآن بتاتا ہے کہ دنیا کے بعض علاقوں سے زندگی کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ انسان ہی نہیں بلکہ کوئی جاندار بھی باقی نہیں رہے گا اس کے بعد نوعِ انسانی پھر خدا کی طرف رجوع کرے گی اور دینِ واحد کی طرف کھنچی چلی آئے گی یہاں تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے گا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ درمیان میں آنے والی ہولناک تباہی کے باوجود انسانیت کا مستقبل تابناک ہے یہی قرآن ہمیں بتاتا ہے اور یہی سیّدنا حضرت اقدس نے الہامی پیشگوئیوں کے بموجب ہمیں بتایا ہے۔

پریس کانفرنس مسلسل ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور ساڑھے بارہ بجے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں ناروے کے مشہور خبر رساں ادارے "نارویجین ٹیلی گرام بیورو" (Norwegian Telegram Bureau) کے نمائندوں کے علاوہ ایک کیتھولک اخبار کی معمر خاتون بیبی یوہانسن (Baby Johansen) جو فری لانس کی حیثیت سے کئی سالوں میں کالم بھی لکھتی ہیں آئی ہوئی تھیں۔۔۔ انہوں نے متعدد سوال پوچھنے میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔

معزز شخصیتوں کیساتھ تبادلۂ خیالات

۵ اگست کو ہی ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مسجد نور سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس اوسلو میں حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نارویجین معززین کے علاوہ اوسلو کے میئر محترم البرٹ نورڈینگن (ALBERT NORDENGEN) نے بھی شرکت فرمائی بیس کے قریب دیگر نارویجین معززین میں درج ذیل سرکردہ حضرات بھی شامل تھے:۔ اوسلو کمیونٹی میں ہاؤسنگ اور پلاننگ کے چیف مسٹر یورت (HIORTH) (۲) آسٹریلین ایمبیسی کے ایک قونصل (۳) اوسلو جیل کے ایک پادری (۵) اوسلو کے ایک پبلشنگ ادارہ کے دو سرکردہ رکن مسٹر لانز اور مسٹر یورگنسن (LANSER AND JORGENSEN) (۶) محکمہ لیبر کے چیف۔ (۷) لیبر ڈائریکٹوریٹ کے مسٹر شرواگن اور مسٹر ہوکن لیمان۔ ان میں سے بعض کے ساتھ ان کی بیگمات بھی آئی ہوئی تھیں مزید برآں اوسلو یونیورسٹی کے دو طالب علم مسٹر ایریک (ERIK) اور مسٹر سائمن (SIMEN) بھی آئے ہوئے تھے انہیں مسیح علیہ السلام کی ہجرت کشمیر سے متعلق خاص دلچسپی تھی اور وہ اس بارہ میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔

جملہ مہمانوں کا باری باری حضور ایدہ اللہ سے تعارف کرایا گیا۔ حضور ہر مہمان سے مصافحہ کرنے کے علاوہ ان سے ان کی خیریت دریافت فرماتے، کچھ دیر سلام دعا کے تبادلے اور تعارف کا سلسلہ جاری رہا۔ بعد ازاں ماحضر تناول کرنے کے دوران حضور نے ہر مہمان کے پاس جا کر ان سے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات فرمایا۔

اوسلو کے میئر موصوف نے حضور کے ساتھ گفتگو کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ اپنی دو ملاقاتوں کا ذکر کیا اور حضور کے وصال پر تعزیت کا اظہار فرمایا نیز حضور کے جماعت احمدیہ کا سربراہ اعلیٰ منتخب ہونے پر حضور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ حضور نے اس موقع پر میئر موصوف کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ اور بعض دیگر تحائف دیئے، جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور حضور کے ساتھ فوٹو کھچوایا۔

حضور نے مہمانانِ کرام کے ساتھ گفتگو کے دوران ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے طور پر تعلق باللہ پر بہت پُرمعارف انداز میں روشنی ڈالی حضور نے فرمایا جس طرح خدا کی ہستی پر زبانی ایمان بے معنی ہے اسی طرح خدا کی ہستی کا زبانی انکار اپنے اندر کوئی معنے نہیں رکھتا محض یہ کہہ دینا کہ فلاں فلاں فلاسفر اور فلاں سائنس دان نے خدا کی ہستی کو ماننے سے انکار کیا ہے ناکافی ہے اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کا مشاہدہ و مطالعہ اور اس کے ساتھ زندہ تعلق ہے جس انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو اسے ایمان باللہ سے دنیا کی کوئی طاقت محروم نہیں کر سکتی۔

حضور نے ہاؤسنگ اور پلاننگ کے متعلق موسمی حالات کے پیش نظر مغرب اور مشرق کی جداگانہ ضروریات اور تعمیر کے نئے فارمولوں کے بارے میں بھی باتیں کیں جنہیں ماہرینِ تعمیرات نے دلچسپی سے سنا۔ اوسلو جیل کے پادری صاحب کے ساتھ جرائم کی روک تھام اور مجرموں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اصلاح کے سلسلہ میں مذہبی تعلیمات کے انقلاب انگیز اثر پر بھی حضور نے روشنی ڈالی اور اس بارہ میں اسلامی تعلیم کی فضیلت کا اختصار سے ذکر کیا۔ الغرض اس تبادلۂ خیالات کے دوران بہت سے موضوعات زیر بحث آئے جن پر حضور نے اظہار خیال فرمایا۔ حاضرین نے حضور کے ارشادات کو گہری دلچسپی کے ساتھ سنا۔ معززین کیساتھ بہت خوشگوار ماحول میں تبادلۂ خیالات کا یہ دلچسپ سلسلہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔

جب مہمانانِ کرام حضور کے ساتھ الوداعی مصافحہ کر کے واپس جانے لگے تو اوسلو یونیورسٹی کے دو نوجوان طلباء مسٹر ایرک اور مسٹر سائمن نے جو حضور کے ارشادات بہت توجہ سے سنتے رہے تھے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ مسیح کے واقعہ صلیب، ان کے زندہ اترنے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے سے متعلق جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے کسی حد تک واقف ہیں ان کی خواہش ہے کہ حضور اس سارے معاملہ پر تفصیلی روشنی ڈال کر انہیں اصل حقائق سے آگاہ فرمائیں۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو علیحدہ بیٹھ کر اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ہو سکتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ان کے آنے کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اس بارہ میں تفصیلی معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ حضور انہیں مشن ہاؤس کی لائبریری میں لے گئے اور وہاں بیٹھ کر ان کے ساتھ اس بارہ میں تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اوسلو جیل کے پادری صاحب اور اوسلو کے کیتھولک اخبار کی وہ معمر خاتون جو اسی روز صبح حضور کی پریس کانفرنس میں شرکت کر چکی تھیں اور استقبالیہ میں بھی شریک تھیں حضور کے ساتھ ان دونوں نارویجین طلباء کی گفتگو سن رہی تھیں چنانچہ یہ پادری صاحب اور یہ خاتون بھی حضور کے ہمراہ لائبریری میں آ بیٹھے اور اسی طرح بعض دوسرے مہمان بھی۔ حضور نے جب گفتگو کا آغاز کیا تو ان معمر عیسائی خاتون محترمہ بیبی یوہانسن نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ ہمیں امید ہے کہ آپ اس مذہبی گفتگو میں رواداری سے کام لیں گے اور ہمارے مذہبی جذبات کا خیال رکھیں گے۔ حضور نے فرمایا ہم تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بہت برگزیدہ نبی مانتے ہیں اور محبت کے رنگ میں ان کا از حد احترام کرتے ہیں۔ میں جو کچھ بیان کروں گا انجیل کے حوالہ سے کروں گا۔ آپ کو پوری آزادی حاصل ہے کہ آپ اپنا نقطۂ نظر پیش کریں اور انجیل ہی کی رو سے میری باتوں کی تردید میں جو دلائل دینا چاہیں دیں۔

اس کے بعد حضور نے بیٹھے بیٹھے گفتگو کے انداز میں انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اترنے کا بہت تفصیل سے ذکر کیا اور باقاعدہ انجیل کے بیان کی رو سے اس کے ناقابلِ تردید شواہد پیش کئے اور پھر مسیح علیہ السلام کی کشمیر کی طرف ہجرت کے بارہ میں خود مغربی محققین کی جدید ریسرچ اور نئے شواہد کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز ہندوؤں کی قدیم تاریخی کتب اور خود ہرات میں ایسے قبیلہ کی موجودگی کا بھی ذکر فرمایا جو اپنے آپ کو مسیحی مسلمان کہتا ہے اور اپنی بعض قدیمی دستاویزات کی رو سے جو ان کے ہاں محفوظ ہیں اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ مسیح علیہ السلام فلسطین سے ہجرت کر کے افغانستان آئے تھے پھر حضور نے کفنِ مسیح سے متعلق حالیہ جدید تحقیق کا بھی ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ اس تحقیق سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ جب انہیں اتارا گیا اور اس کفن میں لپیٹا گیا تو آپ زندہ ہی تھے۔ حضور نے یہ بات بہت زور دے کر کہی کہ مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اترنے اور کشمیر کی طرف ہجرت کرنے سے متعلق یہ ساری تحقیق خود مغربی کے عیسائی محققین کی ہے اور اس طرح انہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ اور نظریہ جس کا اعلان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے نوّے سال پہلے کیا تھا سو فیصد درست ہے۔

حضور کی یہ گفتگو ایک گھنٹے تک جاری رہی اس موقع پر ایک بات کا تذکرہ دلچسپی کا باعث ہوگا۔ حضور کی گفتگو کے بعد اس کی کامیابی کا ایک اثر فوراً ہی دیکھنے میں آیا کہ یونیورسٹی کے دو طالب علم مجلس مذاکرہ کے ختم ہوتے ہی مشن ہاؤس کے صحن میں ہی اپنے پادری سے الجھ گئے اور اسلام کی تائید میں اس کے ساتھ زور و شور سے بحث کرنے لگے دونوں طالب علم اتنے پُرجوش تھے کہ پادری صاحب گھبرا گئے اور اس خیال سے کہ یہاں اور لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے ان طالب علموں کو لیکر فوراً مشن ہاؤس سے باہر نکلنا چاہا۔ لیکن وہ طالب علم چند قدم چل کر پھر پادری صاحب کو روک لیتے اور پھر ان سے بحث کرنے لگ جاتے اس طرح سے بار بار بحث کر کے طالب علموں نے پادری صاحب کا ناطقہ بند کر دیا اور ان کو اپنی جان چھڑانی مشکل ہو گئی۔ سب دوست دلچسپی سے یہ منظر دیکھتے رہے

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا یہ ایک خاص نشان ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورے کے آغاز میں ہی ناروے کی سرزمین میں ظاہر ہوا اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل حضور ایدہ اللہ کی غیر معمولی صلاحیتوں اور ساری جماعت کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔

ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں

پریس کانفرنس کے بعد حضور نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد نور اوسلو میں ظہر کی نماز پڑھائی تھی اور استقبالیہ میں شریک ہونے اور معززین کے ساتھ تبادلۂ خیالات فرمانے کے بعد چھ بجے سہ پہر حضور نے نماز عصر پڑھائی۔

اسی روز شام کو حضور ڈرمن ..... (DRAMMAN) کے علاقہ میں وہ سرنگ دیکھنے تشریف لے گئے جو ایک سرسبز و شاداب پہاڑ کے اندر ہی اندر بل کھاتے ہوئے بیچ راستہ کی شکل میں نکالی گئی ہے یہ سرنگ پہاڑ کی چوٹی پر جسے ہموار کر کے مسطح شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے جا نکلتی ہے وہاں سے اردگرد دُور دُور تک کا نہایت سرسبز و شاداب علاقہ بہت خوشنما اور دلکش منظر کی شکل میں نظر آتا ہے۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں

وہاں سے واپس تشریف لانے کے بعد حضور نے ساڑھے دس بجے شام مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدہٗ احباب کے درمیان تشریف فرما ہو کر احباب کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ باتیں کیں۔ باتیں زیادہ تر پریس کانفرنس اور استقبالیہ تقریب (جو اسی روز منعقد ہوئی تھیں) کے بارہ میں تاثرات سے متعلق تھیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ان ہر دو تقاریب کا اہتمام مبلغ انچارج مکرم کمال یوسف صاحب کی ہدایت و رہنمائی اور نگرانی میں مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت نے متعدد دیگر خدام کی امداد و اعانت سے بہت خوش اسلوبی سے کیا تھا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اوسلو میں قیام کا ساتواں دن

۱۶ اگست ۱۹۸۲ء

(بروز جمعۃ المبارک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اوسلو میں قیام کا ساتواں دن تھا۔ اس روز حضور نے مسجد نور اوسلو میں پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمانے اور نماز جمعہ پڑھانے کے علاوہ جماعت احمدیہ اوسلو کی پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرمائی جو مسلسل ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور نے مجالس عاملہ، مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ ناروے کے علیحدہ علیحدہ اجلاسوں کی صدارت فرما کر ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور انہیں بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازا۔ اس طرح حضور ایک بجے دوپہر سے قریباً شام تک مصروف رہے اس روز کی کس قدر تفصیلی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

پُرمعارف خطبۂ جمعہ

سوا دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ نے مسجد نور میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی اس روز اوسلو ہی نہیں بلکہ ناروے کے دوسرے شہروں سے احباب مع مستورات بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مسجد اور اس سے ملحق لائبریری کا کمرہ نمازیوں سے پُر تھا اور تہہ خانہ مستورات سے بھرا ہوا تھا۔ حضور کے مسجد میں تشریف لانے پر مکرم افتخار حسین صاحب اظہر نے اذان دی۔ بعدازاں حضور نے ناروے اور اہلِ ناروے کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں خطبہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات قرآنی تلاوت کیں:-

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝
لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ
وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝
قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝
(الانعام آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵)

ترجمہ:- یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا رب (بھی) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اس کی عبادت کرو اور وہ ہر ایک (چیز) پر نگران ہے نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ مہربانی کرنے والا اور حقیقت پر آگاہ ہے تمہارے رب کی طرف سے بظاہر (دلائل) آ چکے ہیں پس جس نے انہیں جان لیا (اس کا یہ فعل) اس کے اپنے (فائدہ کے) لئے ہوگا اور جس نے کج روی اختیار کی (اس کا یہ فعل) اسی پر پڑے گا اور میں تمہارا محافظ نہیں ہوں۔

بعدازاں فرمایا ناروے ایک ایسا ملک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بڑی فیاضی سے قدرتی حسن عطا فرمایا ہے یہاں کی بل کھاتی ہوئی سڑکیں ہر موڑ پر ایک نیا دلکش منظر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک نیا جلوہ پیش کرتی ہیں (یہاں کے سربفلک پہاڑوں میں ایک عجیب دلآویزی ہے ہوائیں ملکے سروں میں گیت گاتی ہوئی چلتی ہیں) پہاڑوں کی بعض ایسی چوٹیاں ہیں جو سفید برف سے ڈھکی ہوئی ہیں اور ان میں ایسے سرسبز و شاداب پہاڑ بھی ہیں۔ جنہوں نے بڑے حسین سبز لبادے اوڑھے ہوئے ہیں۔ فیورڈز کے دونوں جانب آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑوں کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ سمندر میں اتر آئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور بڑے پیار کے ساتھ نیلگوں سمندر کا نظارہ کر رہے ہیں یہ ساری حسین کائنات اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتی ہوئی نظر آتی ہے یہ وہ دنیا ہے جہاں کائنات کا ذرہ ذرہ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتا سنائی دیتا ہے ہاں اس ملک کی حسین کائنات میں ایک چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد سے خالی ہے اور وہ ہیں یہاں کے لوگوں کے دل یہاں کے لوگوں نے اجاڑ ویرانوں کو اپنے دلوں میں سمیٹا ہوا ہے۔

ناروے اور اہلِ ناروے کی حالت اور ان کی متضاد کیفیت کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضور نے فرمایا اس کے ساتھ ہی میری توجہ ربوہ کے اُن لوگوں کی طرف پھری جنہوں نے ابھی کچھ عرصہ قبل رمضان کا بڑا کڑا زمانہ دیکھا انہوں نے اپنے ربّ کو راضی کرنے کی خاطر بھوکا اور پیاسا رہ کر انتہائی شدید گرمی کے یہ دن گزارے ربوہ کے رہنے والے بڑے غریب لوگ ہیں مادی سہولتیں انہیں حاصل نہیں ہیں۔ لُو کے تھپیڑے وہ سہتے ہیں مکھیاں اور مچھر انہیں ستاتے ہیں لیکن مشکل اور کٹھن زندگی بسر کرتے ہوئے بھی وہ خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے اپنے دن گزارتے ہیں ناروے اور یہاں کے لوگوں کی حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے ربوہ اور اہلِ ربوہ کی حالت اور ان کے شب و روز کا نظارہ بھی میرے سامنے آیا اور میں تعجب میں ڈوب گیا۔ ایک طرف وہ جگہیں بھی ہیں جو بظاہر جنت نظر آتی ہیں لیکن لوگوں کے دلوں میں ہولناک ویرانے پھیلے ہوئے ہیں دوسری طرف ایسے ویرانے بھی ہیں جن پر مادی جنتیں قربان ہیں۔ الغرض بعض ویرانوں میں ایسے سینے ہیں جن میں جنتیں بسی ہوئی ہیں اور دوسری طرف قدرتی حسن سے مالا مال علاقوں میں ایسے سینے ہیں جن میں ویرانے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان حالات پر غور کرتے ہوئے میری توجہ سورۃ الانعام کے رکوع ۱۲ کی طرف پھری جس میں اللہ تعالیٰ نے سورج چاند۔ رات دن۔ ستاروں، خشکی تری اور انسانی زندگی کی بقا کے لئے مختلف سامانوں کا ذکر کر کے ان کی تخلیق کو اپنی طرف منسوب کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس تمام نظام کی بناء ایک خاص اندازہ پر اُس نے رکھی ہے اور وہ ہر امر پر غالب، بہت جاننے والا اور حکمتوں والا ہے ان آیات پر غور کرتے ہوئے میں اس مقام پر پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

مضمون اِن آیات میں یہ بیان ہوا ہے کہ مذہبی اہلِ فکر اور غیر مذہبی اہلِ فکر کے درمیان قدیم سے یہ بحث چلی آرہی ہے کہ اس کائنات کا کوئی پیدا کرنے والا ہے یا نہیں ہے ایک کہتا ہے کہ خدا ہے اور اُسی نے اپنی قدرت کاملہ سے اسے پیدا کیا ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ قدرت کے ان حسین نظاروں سے متاثر ہو کر انسان سوچنے لگ جاتا ہے کہ کوئی خدا ہوگا جس نے یہ حسین کائنات پیدا کی ہے۔ وہ اس وسیع کائنات اور اسکے محیر العقول نظام کو دیکھ کر بہت سے خدا بنا لیتا ہے پھر بقول ان کے جب انسان زیادہ "بالغ نظر" ہوا تو وہ سوچتا ہے کہ اتنے زیادہ خدا نہیں ہو سکتے خدا صرف تین ہیں پھر جب اُس میں مزید "بالغ نظری" آتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ خدا صرف ایک ہے اور بالآخر جب بزعم خود اس میں پوری "بالغ نظری" آجاتی ہے تو وہ ایک خدا کا بھی منکر ہو جاتا ہے۔

گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک خدا کا تصور محض ایک واہمہ ہے جو قدرت کے ان حسین نظاروں سے متاثر ہو کر انسان میں پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ ان آیات کے ذریعہ اس سارے نظریہ کو جھٹلا دیتا ہے کہتا ہے یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا ربّ بھی ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اُسی کی عبادت کرو۔ وہ محض خالق ہی نہیں ہے بلکہ ہر ایک چیز پر نگران بھی ہے یہ بات ہے ہی درست کیونکہ اگر منکرین خدا کے بقول یہ حسین قدرتی نظارے ہی خدا ہے کے نظریہ کو پیدا کرتے تو کیوں یہاں کے (یعنی یورپ کے) لوگ خدا کے منکر ہوتے اور صحراؤں اور ویرانوں میں رہنے والوں کو وہ کیوں نظر آتا ہے جس کی یاد سے انہوں نے اپنے سینوں میں جنتیں بسا رکھی ہیں۔ اسی لئے اُس نے فرمایا ہے:۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ

یعنی نظریں اُس تک نہیں پہنچ سکتیں وہ نظروں تک پہنچتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ

یعنی تمہارے ربّ کی طرف سے بصائر آچکے ہیں۔ جس نے انہیں جان لیا اُس کا یہ فعل اس کے اپنے فائدہ کے لئے ہوگا۔ اور جس نے کج رہی اختیار کی اس کا یہ فعل اُسی پر پڑے گا۔ یہ حیرت انگیز تصریف آیات ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے جیسا کہ اُس نے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

یعنی ہم اسی طرح آیات کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں۔ اسلوبِ بیان کے اچانک بدلنے کو تصریف کہتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسلوبِ بیان بدلا ہے اور یہ بے حکمت نہیں ہے یہاں طبعاً یہ الجھن پیدا ہوتی تھی کہ اتنے حسین قدرتی نظارے دیکھ کر بھی لوگ خدا تعالیٰ سے کیوں غافل ہوتے ہیں اور اُس کے منکر ہو بیٹھتے ہیں۔ برخلاف اس کے صحراؤں اور ویرانوں میں رہنے والوں کو وہ کیسے نظر آجاتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو دیکھ کر یہ الجھن میرے دل میں بھی پیدا ہوئی اور میں پریشان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین (یعنی ناروے کی سرزمین) کو قدرتی حسن سے مالا مال کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیا ہے۔ اس کے باوجود یہاں کے لوگ جنہیں سب سے زیادہ اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے تھا۔ خود اُس کی ہستی کے ہی منکر ہوئے بیٹھے ہیں اور اس سے غافل ہیں۔

تصریفِ آیات کے طور پر یکدم اسلوبِ بیان بدل کر اللہ تعالیٰ نے یہ اُلجھن دور کر دی۔ جب میری نظر اس سے اگلی آیت کی طرف گئی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

تو تمام اُلجھنیں دور ہو گئیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے تصریفِ آیات کے ذریعہ یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ بصائر جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر پختہ ایمان پیدا ہوتا ہے انسانوں کو نبیوں کی وساطت سے عطا کئے جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر یہ اعلان فرمایا کہ میں بصیرتوں کا منبع اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم بن کر تمہارے پاس آگیا ہوں میں تمہارا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کروں گا اور تمہارے لئے خدا کی ہستی کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔ ان آیات میں خدا تعالیٰ دراصل یہ بتا رہا ہے کہ حسنِ قدرت کے ذریعہ شرک پیدا نہیں ہوتا۔ نبی آتا ہے اور خدا تعالیٰ سے انسانوں کا رشتہ جوڑتا ہے۔ جب وہ چلا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ شرک پھر سر اُٹھاتا ہے اور مناظرِ قدرت شرک کی جگہ لے لیتے ہیں۔ جب ان آیات کی طرف توجہ مبذول ہوئی تو سب اُلجھنیں دور ہو گئیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بصائر کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان ہی پیدا نہیں کیا بلکہ جنہوں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے بصیرتیں پائیں وہ دوسروں کے لئے خود اپنی ذات میں بصیرتیں بن گئے اور دوسروں کو خدا کی معرفت عطا کرنے کا موجب بنے حقیقت یہ ہے کہ جتنے غلامانِ محمدؐ پھیلتے ہیں اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا وجود دوسروں کے لئے بصیرتوں کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ دوسروں کو بصیرتوں سے مالا مال کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس اِن آیات میں بیان کردہ مضمون اور تصریفِ آیات میں پوشیدہ حکمت پر غور کر کے جہاں مجھے بہت لطف آیا اور ایک مشکل مسئلہ میرے لئے حل ہو گیا وہاں میں دوسری طرف ایک گونا اُداسی میں ڈوب گیا۔ اُداسی اس بات پر تھی اور ہے کہ وہ احمدی جو یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ وہ کیوں اس سرزمین کا حق ادا نہیں کر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو روشنی اور بصیرت عطا کی ہے اگر آپ اسے لے کر یہاں کے لوگوں تک نہیں پہنچیں گے تو انہیں روشنی اور بصیرت نہیں ملے گی اور یہ اس سے محروم رہیں گے جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اپنا فرض ادا نہ کریں وہ بری الذمہ نہیں ٹھہر سکتے اپنی اس غفلت کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم ہی ٹھہریں گے۔

آخر میں حضور نے دوسروں کو بصیرتوں سے مالا مال کرنے کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر نمونہ کا ذکر کرنے اور سیرۃ طیبہ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا یہ ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور اس نمونہ کو اختیار کرنا اور بصیرتوں کو عام کرنے کے سلسلہ میں آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنا آپ میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے اگر آپ لوگوں نے ان نوروں کو جو اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پائے ہیں اپنے تک روکے رکھا اور دوسروں کو ان سے منور کرنے کی فکر نہ کی تو یہ لوگ کبھی خدا کو نہ پا سکیں گے اور اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ آپ پار اُترنا سیکھیں اور دوسروں کو پار اُتارنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اپنا مال خرچ کر کے بھی اور جانیں دے کر بھی حفاظت کریں اور اس راہ میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے سے دریغ نہ کریں۔ اس دنیا کو جسے اُس نے توحید کا گھر بنایا ہے شرک کے گہوارے میں تبدیل نہ ہونے دیں حضور کا یہ پُرمعارف اور بصیرت افروز خطبہ پون گھنٹہ سے زائد عرصہ جاری رہنے کے بعد سوا تین بجے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب ختم ہوا۔ جس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ

نماز جمعہ کے معاً بعد جماعت احمدیہ ناروے کی سب سے پہلی مجلس شوریٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی صدارت میں مسجد نور میں ہی شروع ہوئی جس میں جماعت احمدیہ ناروے اور اس کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ کے اراکین اور بعض دیگر صائب الرائے اصحاب نے شرکت کی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے اس میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی، محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انجمن احمدیہ تحریک جدید کی نیز محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کی۔ انجمن احمدیہ وقف جدید کی نمائندگی حضور ایدہ اللہ نے خود فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے سیکرٹری مجلس شوریٰ کے فرائض سرانجام دیئے مزید برآں مقامی جماعت کے ایک صاحب نے لجنہ اماء اللہ ناروے کے نمائندہ کی حیثیت سے مجلس شوریٰ میں شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضور ایدہ اللہ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد مجلس شوریٰ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بشارت احمد صاحب صابر نے کی بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے اراکین شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جماعت احمدیہ ناروے کے لئے آج کا دن (۶ اگست ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک) ایک تاریخی دن ہے کیونکہ آج بفضل اللہ تعالیٰ اس کی پہلی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ جب قومیں پھیلتی ہیں اور قومی و جماعتی کاموں میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو شوریٰ کے نظام کو بھی وسیع کرنا ضروری ہوتا ہے اب چونکہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً دنیا کے ہر ملک میں پھیل چکی ہے اور اس میں دن بدن وسعت پیدا ہو رہی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کی طرز پر ہر ملک میں بھی سال میں ایک بار مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا کرے اور وہ اہم مقامی امور پر غور کر کے خلیفۂ وقت کو مشورے دیا کرے۔

حضور نے شوریٰ کے قواعد و ضوابط اور آداب سے اراکین شوریٰ کو آگاہ کرنے کے بعد فرمایا جماعت احمدیہ کا مسلک بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلک تھا اور آپؐ کا مسلک وہی تھا جو خدا کی رضا کے عین مطابق تھا آپؐ نے مختلف مواقع پر صحابہؓ سے مشورہ فرمایا۔ آپؐ کی اتباع میں خلفائے راشدین نے بھی شوریٰ کا طریق اختیار کیا اسی لئے خلافت احمدیہ میں شوریٰ کا نظام جاری ہے۔

فرمایا لیکن شوریٰ کے نظام کو سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ پہلے آسمان سے نور آتا ہے۔ جو لوگوں کی تطہیر کرتا ہے اور جب ان کی تطہیر ہو جاتی ہے اور وہ مشورہ دینے کے اہل ہو جاتے ہیں تو پھر شوریٰ کا نظام عمل میں آتا ہے چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اے رسولؐ تو لوگوں کے دلوں سے گند دور کر اور ان کے نفس کا تزکیہ کر اور جب ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گیا تو آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان لوگوں سے جن کا تزکیہ ہو چکا ہے۔ انتظامی اور حکومتی امور میں مشورہ لے اور پھر مشورہ جب تو کسی امر کے کرنے کا پختہ عہد کرے تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے فیصلہ پر عمل پیرا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک سوسائٹی کو پاک نہ کیا جائے اصلاح کا کوئی کام کامیابی سے نہیں چل سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے تزکیہ کا حکم دیا۔

اور جب لوگوں کا تزکیہ ہو گیا تو ان سے مشورہ کا مرحلہ آیا۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مروجہ جمہوریت سراسر بے معنی ہے لوگ اس قابل نہیں ہوتے کہ اپنا لیڈر منتخب کر سکیں۔ لیکن اہلیت پیدا کرنے سے پہلے ہی انہیں یہ حق مل جاتا ہے کہا تو یہ جاتا ہے کہ جمہوریت نام ہے لوگوں کی حکومت کا، جو لوگوں کے لئے ہو اور اور حکومت کی بھی جائے انہی کے ذریعہ اور واسطہ سے لیکن جمہوریت کے نتیجہ میں جو حکومتی نظام معرض وجود میں آتا ہے۔ اس پر ان تینوں میں سے ایک بات بھی صادق نہیں آتی، نہ وہ عوام کی حکومت ہوتی ہے نہ عوام کے لئے ہوتی ہے اور نہ وہ عوام کے ذریعہ سے بروئے کار آتی ہے۔ اسی لئے مروجہ جمہوریت جھوٹ اور فساد کا ذریعہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی اور اس کی حیثیت از اول تا آخر دھوکہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ جب نبی بھیجتا ہے تو وہ لوگوں کا تزکیہ کر کے پہلے انہیں چننے اور منتخب کرنے کا اہل بناتا ہے۔ پھر وہ نبی کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق کسی کو اپنا امام اور پیشوا منتخب کرتے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی کے مطابق خلافت کا نظام معرض وجود میں آتا ہے اور خلیفہ اہل لوگوں سے مشورہ طلب کرتا ہے۔ اصل خلیفہ اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خلافت آپؐ کے واسطہ سے ظل کے طور پر قائم ہوتی ہے اور آپؐ کے طریق پر ہی گامزن رہتے ہوئے جملہ امور سرانجام دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تم نے میرا بھی نمائندہ بننا ہے اور ان لوگوں کا بھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فرما کر لوگوں سے مشورہ لینے کا بھی حکم دیا اور ساتھ ہی فرمایا فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ۔ یعنی جب تو کسی امر کا فیصلہ کرے تو عمل اپنے فیصلہ پر ہی کر۔ یہ ہے شوریٰ کا وہ نظام جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم فرمایا

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو منتخب کرنے کا حق جن سے مشورہ لیا جائے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اس سے بہتر ڈیموکریٹک طریق انتخاب کا اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ حقیقی بصیرت سے مرصع انسان کامل شوریٰ کے لئے لوگوں کو خود چنے۔ اب چونکہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اور ایسے جماعتی مسائل پیدا ہو چکے ہیں جو عالمی نوعیت کے ہیں۔ اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ مختلف ملکوں کی جماعتوں کو شوریٰ کی تربیت دی جائے۔ اگر انہیں شوریٰ کی تربیت نہ دی گئی تو خطرہ ہے کہ کہیں بعض ملکوں کی سوچ غلط راہ پر نہ چل جائے اور وہ ڈیموکریسی (جمہوریت) کو ہی شورائی نظام نہ سمجھ لیں۔ اس لئے میں آج تمام ملکوں میں شوریٰ کا نظام رائج کرنے کا اعلان کرتا ہوں شوریٰ کے اراکین کا انتخاب ہر ملک کا مبلغ انچارج یا امیر (اگر مبلغ انچارج ہی امیر ہو) کرے گا۔ لیکن یہ شوریٰ مبلغ انچارج کی نہیں بلکہ خلیفۂ وقت کی شوریٰ ہوگی۔ شوریٰ کے تمام فیصلے مشوروں کی شکل میں منظوری اور فیصلے کے لئے خلیفۂ وقت کے پاس جائیں گے۔ مبلغ کو ویٹو کا حق نہیں ہوگا۔ اختلاف کی صورت میں وہ اپنے دلائل کے ساتھ دیگر فیصلوں کے ساتھ اس فیصلہ کو بھی خلیفۂ وقت کے پاس بھیجے گا۔ حضور نے فرمایا مجھے امید ہے شوریٰ کا یہ نظام ہر ملک کی جماعت احمدیہ کے لئے روحانی جذبہ کو ابھارنے (Spiritual excitement) کا موجب ہوگا انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

ایجنڈے پر عام بحث

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد حضور نے فرمایا اس شوریٰ کا ایجنڈا تربیتی، تبلیغی اور مالی امور پر مشتمل ہوگا۔ اس میں ہر شق پر عام بحث ہوگی اور اراکین شوریٰ مختلف امور کے بارہ میں اپنے مشورے پیش کریں گے

تربیتی امور

اس مرحلہ پر حضور نے محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ حضور کے قریب آ کر بیٹھیں اور شوریٰ کی کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں چنانچہ محترم چوہدری صاحب موصوف نے حضور کے پہلو میں بیٹھ کر پہلے ان اراکین شوریٰ کے نام نوٹ کئے۔ جو تربیتی امور کے متعلق بحث میں حصہ لیکر مشورہ پیش کرنا چاہتے تھے۔

چنانچہ علی الترتیب مکرم مقصود احمد صاحب ورک، مکرم تنویر احمد صاحب ناصر، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت اور مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے بحث میں حصہ لے کر بچوں، نوجوانوں اور عورتوں کی تربیت کے متعلق متعدد مشورے پیش کئے ان تمام مشوروں کا تعلق اس امر سے تھا کہ یہاں (یعنی مغربی ملکوں) کے گندے معاشرے کے برے اثرات سے بچنے اور پاکیزہ اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے کیا ذرائع اختیار کرنے ضروری ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات

بحث کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیت سے متعلق اراکین شوریٰ کو بصیرت افروز ارشادات سے نوازا چونکہ بحث کے دوران اراکین کی تقاریر معمول سے زیادہ لمبی ہو گئی تھیں۔ اس لئے حضور نے پہلے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا شوریٰ کے ضمن میں ایک بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اس میں خلیفۂ وقت خود تو لمبی بات کرتا ہے لیکن دوسروں کو لمبی بات نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو بصیرت عطا کی ہوتی ہے۔ اور چونکہ اراکین نے مشورہ اسے دینا ہوتا ہے اس لئے وہ خداداد بصیرت کی وجہ سے مختصر اشارہ بھی سمجھ جاتا ہے مشورہ کی پوری ماہیت اس پر از خود واضح ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے خلیفۂ وقت خود اس لئے لمبی بات کرتا ہے کہ اسے سب کو سمجھانا ہوتا ہے اور معاملہ کی اہمیت کے مختلف پہلوؤں کو سب کے ذہن نشین کرانا ہوتا ہے احباب کو مشورہ پیش کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا میں تربیت کے بارہ میں بھی چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ اول تو تربیت کے مختلف ذرائع پر احباب نے

روشنی ڈالی ہے۔ اور اس بارہ میں مشورے پیش کئے ہیں لیکن دعا کا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ دعا کے بغیر تربیت نہیں ہو سکتی۔ سیدنا حضرت اقدس نے بچوں کی تربیت کے ضمن میں دعا پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے مصلح موعود کی پیدائش سے بھی بہت قبل دعائیں شروع کر دی تھیں۔ اس کو کہتے ہیں تربیت۔ یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ تربیت کی جڑ دعا ہے۔

تربیت کا دوسرا پہلو تقویٰ ہے۔ تربیت کا صحیح طریق یہ ہے کہ آپ خود بھی متقی بنیں اور اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی متقی بنائیں تاکہ آپ متقیوں کے امام بن سکیں۔ تربیت کے لئے علم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اور علم کی جڑ تقویٰ ہی ہے۔

فرمایا میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تربیت کے جو دوسرے ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ انہیں اختیار نہ کیا جائے۔ وہ بھی ضروری ہیں اور انہیں ضرور اختیار کرنا چاہیئے لیکن والدین کا یہ بھی ایک اہم فرض ہے کہ وہ بچوں کے نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعائیں کریں اور ان کے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ماؤں کو چاہیئے کہ وہ ان کے دلوں میں خدا کی محبت داخل کر دیں۔ تاکہ غیر اللہ کی محبت ان کے دلوں میں جگہ ہی نہ پا سکے۔

تبلیغی امور

بعد ازاں تبلیغی امور زیر بحث آئے چونکہ تبلیغی منصوبہ بندی کے لئے تفصیلی غور و فکر کی ضرورت تھی اور اس منصوبہ بندی میں مالی اخراجات کو مدنظر رکھنا ضروری تھا اس لئے حضور نے فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ کمیٹی بنا دی جائے جو جملہ تربیتی اور تبلیغی امور کے متعلق تفصیلی غور کر کے سفارشات مرتب کرے اس کی سفارشات منظوری کے لئے مرکز میں ارسال کی جائیں۔ خلیفہ وقت کی منظوری کے بعد جماعت کی مجلس عاملہ ان پر عمل درآمد کی ذمہ دار ہوگی حضور نے اراکین شوریٰ کے مشورہ سے درج ذیل سات افراد پر مشتمل کمیٹی کی منظوری مرحمت فرمائی۔

۱۔ مکرم نور احمد صاحب بولستاد نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناروے
۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت
۳۔ مکرم افتخار حسین صاحب اظہر۔
۴۔ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر
۵۔ مکرم سید محمود احمد صاحب
۶۔ مکرم بشارت احمد صاحب صابر
۷۔ مکرم مقصود احمد صاحب ورک

حضور نے فرمایا مبلغ انچارج ناروے مکرم کمال یوسف صاحب اس کمیٹی کے ایکس آفیشیو صدر ہوں گے۔

مالی امور

آخر میں مالی امور زیر غور آئے۔ حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ و سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ نے ڈنمارک سے پہنچنے کے بعد سے حسابات کی پڑتال کرنے کے علاوہ مالی امور کی چھان بین کرتے رہے تھے) موصی اصحاب اور غیر موصی صاحبان کے چندوں کا گوشوارہ پیش کیا اور آمد و خرچ کے سالانہ بجٹ کی کیفیت بیان کی۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا تھا کہ ایسے دوستوں کے علاوہ جو شرح کے مطابق چندہ ادا نہیں کر رہے۔ ایک خاصی تعداد نادہندگان کی بھی ہے۔ آمد و خرچ اور مالی قربانی کی اصل صورت حال معلوم ہونے پر حضور نے فرمایا کہ جہاں تک وصیت کے چندہ کا تعلق ہے اس کی شرح سیدنا حضرت اقدس کی مقرر کردہ ہے۔ اس میں سرے سے کوئی تخفیف ہو ہی نہیں سکتی۔ موصیوں کا فرض ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ شرح کے مطابق حصہ آمد ادا کریں۔ اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ چندہ عام میں ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے مخصوص حالات۔ یعنی مالی دقت وغیرہ کی وجہ سے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے سے معذور ہیں سہولت کی ایک صورت پیدا ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے مخصوص حالات کی بناء پر شرح میں کمی کی درخواست کریں۔ لیکن وہ اپنی صحیح آمدن نہ چھپائیں اور پوری آمدن درج کریں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایسی انفرادی درخواست کو منظور کر کے انہیں کم شرح کے مطابق چندہ عام ادا کرنے کی اجازت دے دوں گا۔ بغیر اجازت حاصل کئے کسی کو بھی از خود شرح سے کم چندہ ہرگز نہیں دینا چاہیئے اور نہ کوئی احمدی ایسا ہونا چاہیئے جو سرے سے نادہند ہو ہمارے تمام معاملات اور کاموں کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے۔ جس عمارت کی بنیاد تقویٰ پر نہیں وہ جتنی بلند ہوتی جائے گی اتنی ہی زیادہ مہلک بنتی چلی جائے گی۔ حضور نے فرمایا آخری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو خدا کی راہ میں قربانی کرے گا۔ خدا اسے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آخر میں حضور نے ہدایت فرمائی کہ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ناروے آمدن پیدا کرنے والے تمام احمدیوں کو شامل کر کے از سر نو بجٹ بنائے اور اس کی منظوری حاصل کر کے اس کے مطابق چندوں کی وصولی انتظام کرے۔ کیونکہ اس کے بغیر تبلیغ میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی اور نئے منصوبوں پر خاطر خواہ عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔

ان ارشادات کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح جماعت احمدیہ ناروے کی پہلی مجلس شوریٰ جو ۳½ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی۔ پونے سات بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔

مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی کارگزاری

شوریٰ کے اجلاس کے معاً بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علی الترتیب ناروے کی مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کی مجالس عاملہ کے علیحدہ علیحدہ اجلاسوں کی صدارت فرما کر ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا اور انہیں ہدایات سے نوازا۔ خدام کی عاملہ کے اجلاس میں نیشنل قائد مکرم مقصود احمد صاحب ورک نے اراکین عاملہ کا حضور سے تعارف کرایا اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی بعد ازاں محترم سید محمود احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ناروے نے اپنی عاملہ کے اراکین کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے تعارف کرایا۔ اور مجلس انصار اللہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

ساڑھے دس بجے شام حضور نے مسجد نور میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر آرام کی غرض سے رہائش گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

اوسلو میں قیام کا آٹھواں دن

۷ اگست ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ اوسلو میں حضور کے قیام کا آٹھواں اور آخری دن تھا۔ کیونکہ اس سے اگلے روز حضور نے گوٹن برگ روانہ ہونا تھا۔ حضور نے اس روز صبح ۹½ بجے سے ڈیڑھ بجے تک دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط کے جوابات تحریر کرائے۔ نیز اس دوران دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے بعض احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ دو بجے بعد دوپہر اور پھر پانچ بجے سہ پہر نماز عصر پڑھائی۔

مجلس ارشاد

اس روز پونے آٹھ بجے سہ پہر حضور نے مجلس ارشاد میں تشریف فرما ہو کر احباب جماعت کو نہایت بصیرت افروز ارشادات سے نوازا۔ حضور نے اس مجلس کے لئے یہ طریق مقرر فرمایا تھا کہ دوست باری باری دینی اور علمی سوالات دریافت کریں گے اور حضور ان کے جواب دیں گے۔ چنانچہ حضور نے ایک گھنٹہ تک احباب جماعت کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس دوران حضور نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ ولادت میں پوشیدہ حکمت اور نظام زکوٰۃ اور اس کی اہمیت پر بصیرت افروز پیرایہ میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حسب معمول ساڑھے دس بجے شام حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اس طرح ناروے میں حضور کا آٹھ روزہ قیام انتہائی مصروفیت میں گزرا۔ ان آٹھ دنوں میں احباب نے جو ناروے کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے تھے اپنے اوقات کا اکثر حصہ مشن ہاؤس میں موجود رہ کر حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے میں گزارا۔ محترم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج اور محترم نور احمد صاحب بولستاد نیشنل پریذیڈنٹ کی زیر نگرانی انتظامی امور سرانجام دینے میں مصروف رہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے حضور ایدہ اللہ کے قافلہ کے اراکین اور دوسرے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے کی ذمہ داری بہت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ایام میں حضور ایدہ اللہ کی موٹر کار ڈرائیو کرنے کی سعادت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ابن محترم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر مرحوم کے حصہ میں آئی۔ مزید برآں محترم مبارک احمد صاحب راجپوت، مکرم تنویر احمد صاحب ناصر، مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ورک، مکرم افتخار حسین صاحب اظہر، مکرم بشارت احمد صاحب صابر اور بیسیوں دیگر خدام نیز اطفال ان ایام میں بہت ذوق و شوق اور کمال درجہ اخلاص سے خدمات بجا لاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص اور جذبہ قربانی میں برکت ڈالے آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا
پچیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ عالمگیر کا پچیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۵-۶-۷ نبوت / نومبر ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ خالص دینی ماحول میں مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ مجالس انصار اللہ سے التماس ہے کہ اس روحانی اور مبارک اجتماع میں انصار اللہ اراکین کو کثرت سے شامل ہونے کی تحریک فرمائیں تا احباب خلیفۂ وقت کے بابرکت کلام سے براہ راست فیض یاب ہو سکیں۔

(قائد عمومی مجالس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- نصرت جہاں اکیڈمی وا

روم بلاک - بورڈنگ ہاؤس برائے طلبہ - بورڈنگ ہاؤس برائے طالبات - کچن اور ڈائننگ ہال - لائبریری اور سائنس لیبارٹری دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔

دورے کے بعد وزارتِ تعلیم نے امیر صاحب غانا کے نام خط میں سکول کے بارہ میں اپنے اچھے تاثرات کا ذکر کیا اور لکھا کہ نصرت جہاں وا اکیڈمی کو ٹیچر ٹریننگ کالج بنا دیا جائے نیز لکھا کہ ایسا بآسانی ہو سکتا ہے - کیونکہ یہ سکول ٹیچر ٹریننگ کالج کی قریباً تمام ضروریات پہلے ہی پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے - سیکنڈری سکول کی ضرورت پوری کرنے کے لیے جونیئر سیکنڈری سکول "وا" کو ترقی دے کر سنیئر سیکنڈری سکول کا درجہ دیدیا جائے - یہ امر واضح رہے کہ "وا" غانا کے بالائی مغربی سرحدی ریجن میں واقع ہے اور اس سارے علاقہ میں ایک بھی ٹیچر ٹریننگ کالج موجود نہیں - خدا کے فضل سے ہمارا یہ ٹیچر ٹریننگ کالج جماعت کے بہت سے دیگر پرائمری اور مڈل سکولوں کے لیے باقاعدہ تربیت یافتہ اساتذہ مہیا کر سکے گا - انشاء اللہ العزیز۔

اسکورے ہسپتال میں نئے وارڈ کا سنگ بنیاد

اسکورے ہسپتال اپنی عمارت اور کارکردگی کے لحاظ سے خدا کے فضل سے غانا میں نمایاں مقام رکھتا ہے - مریض نہ صرف اس علاقہ سے کثرت سے آتے ہیں بلکہ غانا کے دیگر علاقوں اور قریبی ہمسایہ ملکوں سے بھی ہسپتال کی نیک شہرت اور شفا کا سنکر بڑی تعداد میں آتے ہیں - محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اس ہسپتال کے انچارج ہیں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں - مریضوں کی کثرت کی وجہ سے نئے وارڈ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی - چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی دعاؤں اور اجازت کے ساتھ اس نئے وارڈ کا کام شروع کیا گیا ایک سادہ اور پر وقار تقریب میں مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے سنگِ بنیاد رکھا - علاقہ کے چیف صاحبان - جماعت کے عہدہ داران - مجلس نصرت جہاں کے ڈاکٹر - اساتذہ اور دیگر احباب جماعت شامل ہوئے اور اپنے رب سے مدد مانگتے ہوئے اس کے حضور جھکتے ہوئے بنیادی پتھر نصب کیا گیا - تعمیر کا کام خدا کے فضل سے بڑی مستعدی سے کیا جا رہا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس وارڈ کی جلد تکمیل کے سامان فرمائے - آمین۔

اکروفوم AKROFOUM میں نئے ہسپتال کی منظوری

غانا میں اکروفوم کے مقام پر ایک نیا ہسپتال کھولنے کی منظوری دی جا چکی ہے - غانا کے احمدی ایم بی بی ایس ڈاکٹر وہاں موجود ہیں ہسپتال کھولنے کے لیے ابتدائی ضروری امور طے کئے جا رہے ہیں - خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع ہے کہ عنقریب یہ نیا ہسپتال بھی کام کرنا شروع کر دیگا - انشاء اللہ العزیز۔

احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا میں پرنسپل صاحب کی رہائش گاہ کی تعمیر کا کام بھی خدا کے فضل سے شروع کیا گیا - احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان اور کوکوفو کے ہسپتالوں کے لیے نئی اور عمدہ عمارتوں کی تعمیر بھی جاری ہے - اگرچہ ملک کے اقتصادی حالات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے تعمیراتی سامان بہت مشکل سے ملتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے نامساعد حالات کے باوجود جماعت کے جملہ کام تکمیلی مراحل بڑی عمدگی سے طے کر رہے ہیں۔

احباب کرام ان اداروں میں کام کرنے والے جملہ ڈاکٹر صاحبان اور اساتذہ کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور وہ بنی نوع انسان کی اعلیٰ خدمات بجا لانے کی توفیق پاتے رہیں مکرم امیر صاحب غانا نے ملک کے اقتصادی حالات کی بہتری اور جماعت کی غیر معمولی ترقی کے لیے احباب جماعت سے درخواست دعا کی ہے - (مرسلہ: مجلس نصرت جہاں - ربوہ)

دعائے مغفرت

بڑے دکھ سے یہ افسوسناک خبر دی جاتی ہے کہ میرا بیٹا عزیزم خواجہ جمیل احمد قریباً ۴۵ سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۸۲ء کو یہاں اپنے گھر واقع دارالنصر غربی ربوہ میں انتقال کر گیا - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم مغربی جرمنی میں پونے پانچ سال گذار کر ۸ اگست ۱۹۸۲ء کو پاکستان واپس آیا تھا۔

مرحوم کی نماز جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی - اس کے بعد قبرستان عام نیرا میں تدفین عمل میں آئی - قبر تیار ہونے پر دعا مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی نے کرائی - مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ ایک بچہ اور ایک بچی اپنی یادگار چھوڑے ہیں - احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے قرب سے نوازے - آمین۔ (خواجہ عبدالحمید پنشنر صدر انجمن احمدیہ دارالنصر غربی - ربوہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں شعبہ جراحی میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں - تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق دی جا دے گی - درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نام ہوں نیز یہ تحریر کریں یہ کیا رہائش کی ضرورت ہوگی اور اگر ملازمت پر ہیں تو موجودہ تنخواہ کیا ہے

۱- ایک اسامی ANAESTHAETIST
۲- سٹاف نرس برائے اپریشن تھیٹر - ایک اسامی
۳- اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ ایک اسامی
۴- میل نرس تین اسامیاں
۵- اپریشن تھیٹر اپرنٹس - جو کم از کم میٹرک پاس ہو۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ :- افتتاح

یقین رکھتا ہے اور یہی وہ طریق ہے جو جماعت احمدیہ کے بانی نے دنیا بھر کو اسلام کے ذریعے فتح کرنے کے لیے منتخب کیا ہے انہوں نے سپین کی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تعاون اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کیا جس کے نتیجے میں جماعت احمدیہ سپین میں خدائے واحد کی عبادت کے لیے ایک گھر تعمیر کرنے میں کامیاب ہو سکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی تقریر کا ساتھ ساتھ سپینش زبان میں ترجمہ کیا جاتا رہا تاکہ مقامی احباب بھی مستفید ہو سکیں۔

اس موقعہ پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور سپین کے مبلغ انچارج مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے خطاب کے علاوہ ایک سپینش احمدی مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے بھی خطاب کیا - انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے خود تشریف لا کر مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا۔

تقریب افتتاح کا سب سے اہم حصہ یہ تھا کہ اس تقریب میں اہل سپین نے بھاری تعداد میں شرکت کی - حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پیدرو آباد کے میئر کو تحائف پیش کئے - اور دو احمدی نوعمر بچیوں نے دو سپینش نوعمر بچیوں کے ساتھ تحائف کا تبادلہ کیا - اہل سپین کو اس تقریب کے آخیر پر مشروبات پیش کئے گئے۔

اس تقریب میں قریباً ایک درجن ممالک کے باشندے شامل تھے ان میں ایشیا، افریقہ، یورپ اور شمالی امریکہ و دیگر علاقوں کے افراد شامل تھے - یہ سارے احباب مقامی سپینش لوگوں کے ساتھ گھل مل گئے اور بڑی بے تکلفی اور پیار و محبت کا سماں پیدا ہو گیا۔

اس سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز پڑھائی جس میں دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے دو ہزار احباب نے شرکت کی - خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے پیشرو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ذکر خیر فرمایا - جن کی کوششوں اور کاوشوں سے یہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچی - حضور نے اپنے خطبہ میں سپین کے مبلغ اسلام مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے قابل تعریف کردار کا ذکر کیا اور احباب جماعت احمدیہ کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ان کے نمونہ اور قربانیوں کی تقلید کرنے کی نصیحت کی - حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت کو روشنی کا ایک ایسا مینار بنائے جس کی روشنی آخر کار ملک بھر میں پھیل جائے حضور نے ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں ملکی اور مقامی پریس، نیوز ایجنسیوں ریڈیو اور ٹی وی کے پچاس نمائندگان نے شرکت کی - یہ پریس کانفرنس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اس میں حضور نے فرمایا کہ مستقبل میں دنیا بھر کی واحد امید دین اسلام ہوگا جو روحانی اور اخلاقی ترقی کے ذریعے دنیا کو نئی راہ دکھائے گا حضور نے اس پریس کانفرنس میں فلسطینیوں کے ساتھ اپنی ہمدردی کا ذکر فرمایا اور ان کے مقاصد کی تائید و حمایت فرمائی - حضور نے فرمایا کہ فلسطینیوں کو غیر انسانی ظلم و تشدد کا شکار بنایا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ اسلام ہر قسم کی ناانصافی اور تعصب کا مخالف ہے۔

مسجد بشارت کے افتتاح کی اس تقریب اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ سپین کے پریس، ریڈیو اور ٹی وی نے وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah